ماں

بلال عبداللہ (متعلم جامعہ سلفیہ)

کتنا پیارا لفظ ہے ماں — جیون کی وجہ ہے ماں
جب رونے کو کندھا نہیں ملتا — تب کندھا بن جاتی ہے ماں
کانپتی ڈولتی سسکیوں کو — اُمید کا چراغ دیتی ہے ماں
میری ادھوری خوشیوں کی — تکمیل ہے میری ماں
زندگی کی کشش تو کچھ بھی نہیں — کشش رکھتی ہے صرف میری ماں
جب ہچکیاں جوش مارتی ہیں — تب پانی پلاتی ہے میری ماں
مجھے ہر اِک وار سے بچاتی ہے — خود زخم کھاتی ہے میری ماں
جب ساری دنیا ٹھکراتی ہے — تو سینے سے لگاتی ہے میری ماں
میری مسکراہٹ پہ حیران نہ ہو — یہ بھی نہ ہوتی اگر ہوتی نہ میری ماں
ان کی آنکھوں میں نمی بسیرا کرتی — جن کی روٹھ جاتی ہے ماں
یاس کی تاریکیوں کا — دیا بجھاتی ہے ماں
دُکھ بڑا ہی ہو بڑا نہیں لگتا — میرا ہر اِک آنسو پونچھ لیتی ہے ماں
یہ دیا آس کبھی نہ بجھے — ورنہ بجھ جائے گی زندگی ماں
اے اللہ میری زندگی کا یہ روشن چراغ — کبھی نہ بجھے میری ماں
جب ہر دوا اثر چھوڑ جاتی ہے — تب مرہم بن جاتی ہے ماں
جب کوئی اپنا نہیں ہوتا — تب سینے سے لگاتی ہے ماں
خدایا ان کی عمر دراز کرے — کبھی نہ روٹھے مجھ سے میری ماں
ہر وقت وہ خوشیاں مناتے ہیں — زندہ ہے جن کی ماں